



## سوال

(268) نماز عیدین سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بکرکتا ہے کہ نماز عیدین سے پہلے وعظ و نصیحت و خطبہ دینا جائز اور بدعت ہے۔ اور زید کہتا ہے کہ نماز عیدین سے پہلے بھی وعظ و نصیحت و خطبہ دینا جائز ہے؟ لیکن زید اس پر کوئی دلیل نہیں، پیش کرتا۔ دونوں میں کسی کا قول صحیح ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تمام احادیث مرفوعہ سے عیدین کی نماز کے بعد ہی وعظ و نصیحت کرنا ثابت ہے۔ کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی قبل نماز کے وعظ و نصیحت کرنا مذکور نہیں، پس سنت اور شرعی طریقہ یہی ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد ہی خطبہ مروجہ اور وعظ کہا جائے۔

بنو امیہ کے بعض افراد کے علاوہ تمام امت کا اس پر عملاً اور قولاً اتفاق ہے کما قال ابن رشد فی البدایہ، والوالید الباجی فی المنتمی، وابن المنذر والعراقی وابن قدامہ فی المغنی وغیرہم۔

ابن قدامہ نے نماز سے پہلے خطبہ دینے کے بدعت ہونے کی اور فقہاء، شافعیہ نے اس کے حرام ہونے کی تصریح کر دی ہے۔ ابن قدامہ نے خطبہ قبل الصلوٰۃ کو کالعدم قرار دیا ہے۔ البتہ حنفیہ اور مالکیہ اس کو محض مکروہ کہتے ہیں، درانحالیکہ ان کو اقرار ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دائمی طریقہ تقدیم صلوٰۃ علی الخطبہ تھا۔ مسلم شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز سے پہلے خطبہ دینا مروان کی بدعت ہے۔

بہر حال ہمارے نزدیک بکر کا یہ قول صحیح ہے کہ نماز عیدین سے پہلے وعظ و نصیحت کرنا یا مروجہ خطبہ دینا بدعت ہے۔ واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1



مجلس البحث والدراسات  
الاسلامية  
محدث فتوى

صفحه نمبر 425

محدث فتوى